سندھ فلڈ ایمرجنسی اینڈ ریہیبلیٹیشن پروجیکٹ

(ایس ایف ای آر پی)

ماحولیاتی وسماجی انتظامات کے ڈھانچہ کا خلاصہ

Executive Summary of
Environmental and Social Management Framework (ESMF)

ماحولیاتی وسماجی انتظامات کے ڈھانچہ کا خلاصہ

منصوبہ کا پسمنظر

پاکستان میں جون 2022ء کے دوران مون سون کی شدید بارشوں اور سیلاب نے تباہی برپا کی، جس کے نتیجے میں المناک واقعات وسانحات رونما ہوئے۔ ملک کا تقریباً 15 فیصد حصہ زیرِ آب ہوگیا اور 3 کروڑ 30 لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے۔ اعداد وشمار کے مطابق 17 لاکھ 55 ہزار گھر تباہ ہوگئے، جس کے نتیجے میں 5 لاکھ 41 ہزار افراد بے گھر ہو کر عارضی خیموں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ سیلابی تباہکاریوں کے دوران معصوم بچوں سمیت ایک ہزار 481 افراد اپنے پیاروں سے بچھڑ ہوگئے۔ جبکہ 9 لاکھ آٹھ ہزار مال مویشی سمیت جانوروں کی 25 ہزار پناہگاہیں سیلابی ریلوں کے نذر ہوگئیں۔ رپورٹس کے مطابق تاریخی سیلاب میں 12 ہزار 418 کلومیٹر سے زائد شاہراہوں سمیت 390 پلیں تباہ ہوگئیں، جن کی تعداد میں مزید اضافہ کا خدشہ ہے۔ سیلاب نے سندھ کے زرعی شعبہ کو سب سے زیادہ معاشی نقصان پہنچایا ہے اور 30 لاکھ 60 ہزار ایکڑ سے زیادہ آباد زمین (جو کہ مجموعی زرعی زمین کا 30 فیصد ہے) مکمل طور پر تباہ ہوگئی، جس کے نتیجے میں کپاس، کھجور، گندم اور دھان کی فصلوں کو غیر معمولی نقصان ہوا ہے۔ علاوہ ازیں زرعی پیداوار میں کمی کے باعث صنعت، خصوصی طور پر ٹیکسٹائل اور خدمات کے شعبہ جات پر منفی اثرات مرتب ہونے کی توقع ہے (ملک کی صنعتی پیداوار میں ٹیکسٹائیل کا 25 فیصد حصہ ہے)۔ سیلاب میں بنیادی ڈھانچہ کی تباہی، فصلوں کی بوائی کے اوقات میں خلل، مالیاتی اداروں پر اثرات (مائکرو فنانس کی رپورٹ کے مطابق قرضوں کی عدم ادائگی جیسے مسائل) اور انسانی سرمایہ وذریعہ معاش کو نقصان کی وجہ سے پیداواری صلاحیت طویل عرصہ تک متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ ابتدائی تخمینہ کے مطابق سیلاب سے قومی سطح پر غربت کی شرح میں 4.5 سے 7 فیصد تک اضافہ ہوگا، جس کے نتیجے میں 9.9 اور 15.4 ملین کے درمیان افراد غربت میں مبتلا ہوجائیں گے۔ اس صورتحال کے پاکستان کی معیشت پر گہرے اثرات مرتب ہونگے۔ رواں مالی سال 2023ء میں شرح نمو تقریباً 2 فیصد ہونے کا امکان ہے۔ توانائی کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ، روپے کی قدر میں کمی اور زرعی شعبہ کی پیداوار میں خلل کے باعث مالی سال 2023ء میں مہنگائی کی شرح بڑھ کر 23 فیصد ہونے کا خدشہ ہے۔ علاوہ ازیں درآمدات کے شعبہ (خصوصی طور پر ٹیکسٹائل) میں رکاوٹوں اور زیادہ برآمدات (خوراک وکپاس) کی وجہ سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ میں معمولی کمی آئیگی، جو کہ مالی سال 2023ء میں جی ڈی پی کے 4.3 فیصد تک (مال سال 2022ء میں یہ شرح 4.6 فیصد تھی) رہنے کا امکان ہے۔ جبکہ مالی سال 2023ء میں مالیاتی خسارہ بشمول گرانٹس کے حوالے سے توقع ہے کہ مالیاتی خسارہ (4.7 فیصد بجٹ خسارے کے تناسب سے) جی ڈی پی (مجموعی ملکی پیداوار) کے تقریباً 6.9 فیصد تک بڑھ سکتا ہے، جو کہ روینیو محصولات پر سیلاب کے منفی اثرات اور ضروری اخراجات میں اضافہ کی عکاسی ہے۔

پاکستان کا دنیا کہ ان دس ممالک میں شمار ہوتا ہے، جو مسلسل ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلی کے باعث موسمی شدت کے واقعات کی تعداد کیساتھ شدت میں غیر معمولی تیزی آئی ہے، جس کے نتیجہ میں ماحولیاتی خطے، انسانی آبادیاں اور بنیادی ڈھانچہ پر شدید اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ ہیٹ ویوَ، شدید بارشیں، قحط سالی اور سمندری طوفان کے خطرات موجود ہیں۔ ملک میں دنیا کا سب سے زیادہ درجہ حرارت رکارڈ ہوتا رہا ہے، جہاں کئی علاقوں میں سالانہ درجہ حرارت 38 ڈگری سیلسیس سے بھی اوپر رکارڈ ہوتا ہے۔ سن 2015ء میں ہیٹ ویوَ کے دوران 65 ہزار سے زائد افراد ہیٹ اسٹروک کا شکار ہے، جبکہ 12 سو افراد جاں بحق ہوگئے جن میں سے بیشتر افراد کا تعلق صوبہ سندھ سے ہے۔

پاکستان میں ممکنہ درجہ حرارت بین الاقوامی درجہ حرارت کے اوسط حد سے زیادہ ہے، ریپرزینٹیٹو کنسنٹریشن پاتھ وے (RCP8.5) کے مطابق پاکستان میں درجہ حرارت 2081-2100 تک 5.3 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھنے کے امکانات ہیں۔ جو کہ بین الاقوامی سطح پر 3.7 ڈگری سینٹی گریڈ تک بڑھنے والے درجہ حرارت کی تناسب سے زیادہ ہے۔ مستقبل میں شدید بارشوں کے امکانات کے باعث ملک میں غیر یقینی کی کیفیت پائی جاتی ہے، ایسی صورتحال میں غیر متوقع طور پر شدید بارشوں کے دوران پیش آنیوالے واقعات سے نمٹنے کیلئے بہتر تیاری کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ تحقیق میں موسمی تبدیلی اور بارشوں کی شدت میں اضافہ کے باعث سلاب وقحط سالی کے واقعات میں شدت اور تسلسل سے اضافہ کے خطرات کو نمایاں طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ معمول سے کم بارشوں کی وجہ سے خشک سالی ہوتی ہے، تاہم موسمی قحط سالی کے موجودہ امکانات کو گرین ہاؤس گیسز کی اخراج کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔

سن 2022ء کے سیلاب میں صوبہ سندھ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ صوبہ میں گذشتہ تین دہائیوں کے دوران اوسط سب سے زیادہ 400 فیصد بارشوں کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ سن 2022ء میں 14 جون اور 26 ستمبر کے درمیان ملک بھر میں 1638 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں سے 747 اموات صرف صوبہ سندھ میں رکارڈ کی گئیں، جن میں 319 بچے شامل ہیں، جبکہ 8،422 افراد زخمی بھی ہوئے۔ سندھ میں طوفانی بارشوں اور سیلاب کے دوران تقریباً 18 لاکھ مکانات تباہ ہوگئے، جو کہ ملک بھر میں متاثرہ مجموعی مکانات کا تقریباً 89 فیصد ہے۔ رپورٹس کے مطابق

صرف سندھ میں 39 لاکھ ہیکٹر سے زیادہ زرعی زمین تباہ ہوگئی، جس کے نتیجے میں غذائی قلت میں اضافہ ہوا۔ ملک بھر میں مون سون کی شدید بارشوں اور شمالی علاقاجات میں گلیشیئرز پگھلنے سے آنیوالے سیلاب کے باعث سندھ کے کئی علاقے تاحال زیر آب ہیں۔ دریں اثناء، کئی اضلاع میں جمع شدہ سیلابی پانی چمڑی اور معدے کے امراض سمیت مچھروں سے پیدا ہونیوالی بیماریوں کو جنم دے رہاہے۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پانی نکالنے میں مزید کئی ہفتے درکار ہیں اور پانی کی نکاسی نہ ہونے سے خطرات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے سن 2022ء کے سیلاب متاثرین کی فوری بحالی ضروری ہے۔

منصوبہ کے ترقیاتی مقاصد

اس منصوبہ کے ترقیاتی مقاصد درج ذیل ہیں:

(الف) 2022ء کے سیلاب سے سندھ میں تباہ شدہ بنیادی ڈھانچہ کی بحالی اور مخصوص علاقوں میں ذریعہ معاش کی فراہمی

(ب) ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات ور قدرتی آفات سے نمٹنے کیلئے حکومت سندھ کی استعداد میں اضافہ۔

منصوبہ کے حصے

حصہ 1-بنیادی ڈھانچہ کی بحالی (35 کروڑ امریکی ڈالرز)

حصہ اول کا مقصد بحالی، آبادکاری، سیلاب سے بچاؤ کے ڈھانچے، پانی فراہمی کی اسکیمز، راستے اور متعلقہ ڈھانچہ میں بہتری کے ذریعے مقامی لوگوں کی آفات سے نمٹنے کی صلاحیت بڑھائی جائیگی، تاکہ وہ انتہائی شدید سیلاب کی صورتحال کا مقابلہ کر سکیں۔ ماحولیاتی تبدیلی کے تناظر میں معیار کے مطابق تیار شدہ ڈاھچہ بروئے کار لاتے ہوئے نقصانات کی ڈیٹا کے مطابق اس حصہ کے تحت ذیلی منصوبوں کے بنیادی ڈھانچہ کو حتمی شکل دی جائیگی۔ یہ طریقہ کار منصوبہ کی ہنگامی نوعیت کی روشنی میں اپنائے جارہے ہیں۔

ذیلی حصہ 1-1: سیلاب پر ضابطہ اور ڈھانچہ برائے آبپاشی کی بحالی (20 کروڑ امریکی ڈالرز)

صوبہ سندھ میں سیلابی ریلوں نے نہ صرف آبپاشی، بلکہ سیلاب سے بچاؤ کے ڈھانچہ (حفاظتی پشتوں) کو بھی غیر معمولی نقصان پہنچایا ہے۔ سیلاب سے بچاؤ کے ڈھانچہ کی نشاندہی کی جائیگی اور "بہتر تعمیر نو" کے اصول کے تحت ترجیحی بنیادوں پر انہیں بحال کیا جائیگا۔ فطری بنیادوں پر قابل عمل حل بھی اس میں شامل ہے۔ سیلاب سے بچاؤ کی کچھ تباہ شدہ اسکیمز اور حفاظتی پشتوں کی پہلے ہی نشاندہی کی گئی ہے، جس میں فلڈ پروٹیکٹو (FP) بند (حفاظتی پشتہ) سپریو بند اور منچھر جھیل کے حفاظتی پشتے شامل ہیں۔ عالمی بینک کے مالی معاونت سے سندھ ریزیلینس پرجیکٹ (P155350) کے تحت صوبہ سندھ میں چھوٹے ڈیمز کی تعمیر کیئے جارہے ہیں، جس کا مقصد زیر زمین اور سیلابی پانی کو ذخیرہ کرنے کیساتھ سیلابی ریلوں کی شدت کم کرنا ہے۔ یہ ذیلی حصہ اجتمائی سوچ اور سیلاب سے نمٹنے کیلیے پائیدار حل کو زیر غور لائیگا، جس میں ڈلیڈ ڈیم، فلڈ ڈسپرژن ڈیم اور آف لائین اسٹوریج شامل ہیں۔ تعمیراتی سرگرمیوں کی تشریح ہائیڈرواکنامک اسٹڈیز کے مطابق پانی ذخیرہ کرنے یاواٹرشیڈ کے بنیاد پر کی جائیگی، نان اسٹرکچرل اقدامات سیلاب کے اثرات کم کرنے والے ڈھانچہ کا لازمی حصہ ہونگے، جیساکہ ذیلی حصہ 2.3 میں بیان کیا گیاہے۔

ذیلی حصہ 2-1: سڑکوں اور متعلقہ بنیادی ڈھانچہ کی بحالی (10 کروڑ امریکی ڈالرز)

یہ ذیلی حصہ سیلاب سے متاثرہ سڑکوں کی بحالی و تعمیر نو میں معاونت فراہم کریگا، جس کا مقصد عوامی سہولیات تک رسائی کو بہتر اور صوبہ کے شدید متاثرہ علاقوں میں سماجی و معاشی سرگرمیاں بحال کرنے کیلئے سہولیات فراہم کرنا ہے۔ علاوازیں اس حصہ میں شامل کام درج ذیل ہیں۔

اس حصہ میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں راستوں کی بحالی و بہتری کیساتھ کچھ اضلاع میں موسمی تبدیلیوں کو برداشت کرنیوالی ڈزائین، بحالی، سرگرمیوں کی نگرانی اور دیکھ بھال کے کام شامل ہیں۔ حکومت سندھ کیجانب سے فراہم کردہ طویل فہرست سے ابتداء کرکے سڑکوں اور اضلاع کی حتمی فہرست کو بیان کردہ معیار کے مطابق حتمی شکل دی جائیگی۔ اس معیار کے مطابق اس بات کو یقینی بنایا جائیگا کہ عوامی سہولیات تک ہر موسم میں رسائی حاصل ہو۔ یہ حصہ حفاظتی پشتوں کو اونچا کرنے، نکاسی کے نالوں، خندقوں، ہریالی، پلوں، حفاظتی ڈھلوانوں، فرش بندی کیلئے معیاری ڈزائین اپنانے اور موسمی سرمایہ کاری تک محدود نہیں ہوگا، لیکن راستوں کے بنیادی ڈھانچہ کی بہتری بھی اسی میں شامل ہوگی۔ اس کیساتھ اس حصہ میں سبز فنی مہارتوں سمیت

شجر کاری کا استعمال، جیو میش، پتھروں سے پشتے باندھنا اور فرش بندی شامل ہوگی۔ جن کی مدد سے شدید درجہ حرارت اور غیر معمولی بارشوں کے اثرات کو کم کیا جائیگا۔ نیٹ ورک کی سطح پر موسمی تبدیلیوں سے ہم آہنگ اقدامات کی منصوبہ بندی کے ذریعے اسکولز، ہسپتال، صحت کے مراکز اور بازاروں تک آمدورفت جاری رکھنے کا عمل یقینی بنایا جائیگا۔

یہ ذیلی حصہ بازاروں اور عوامی سہولیات کی جگہوں تک محفوظ راستوں کے ڈھانچہ اور آلات میں بہتری لانے میں مدد فراہم کریگا، جس میں پیدل چلنے کے راستے، موٹر سائیکلز اور دیگر گاڑیوں کو سمت سے آگاہ کرنے سمیت ٹریفک کی علامات کے بورڈز شامل ہیں۔ یہ اصلاحات پرسکون ٹریفک اقدامات کو یقینی بنائیں گے، جیسا کہ گاڑیوں کی رفتار کم کرنے کیلئے ناہموار پٹیاں بنانا، اسپیڈ زون، نشانات لگانا، ٹریفک لائیٹس اور گارڈریلز۔ اس کیساتھ یہ حصہ راستوں اور متعلقہ ڈھانچہ کی بحالی / تعمیر اور ڈزائین میں صنفی شراکت کی تصورات اور عالمگیر رسائی کی خصوصیات اور اقدامات شامل کریگا۔ یہ ذیلی حصہ بنیادی فائبر آپٹک بچھانے کیلئے بنیادی ڈھانچہ کی فراہمی کو زیر غور لائیگا، جیسا کہ مستقبل میں انٹرنیٹ تک رسائی بڑھانے کیلئے نالوں اور مین ہولز کی کھدائی۔ یہ حصہ حکومت سندھ کے ڈجیٹل منصوبہ جات اور ٹیلی کام کے قوائد وضوابط کی روشنی میں مکمل کیا جائیگا۔

ذیلی حصہ 3۔1: بحالی برائے پانی فراہمی اسکیمز (5 کروڑ امریکی ڈالرز)

یہ ذیلی حصہ ترجیحی اور مخصوص ڈھانچہ برائے پانی فراہمی کی بحالی کیلئے فنڈز فراہم کریگا، جو سیلاب میں تباہ اور شدید متاثر ہوئے تھے۔ صوبہ سندھ کیلئے ڈی این اے کا ابتدائی تخمینہ ایسے فنڈز کی نشاندہی کریگا، جو کہ پانی کی فراہمی و نکاسی کے تباہ شدہ بنیادی ڈھانچہ کی بحالی کیلئے درکار ہونگے۔ سیلاب سے قبل صاف پانی اور حفظان صحت وصفائی کی سہولیات فراہم کرنیوالا یہ ڈھانچہ غیر فعال تھا۔ اس منصوبہ کے تحت پینے کے پانی اور حفظان صحت کی سہولیات فراہم کرنے کیلئے تباہ شدہ بنیادی ڈھانچہ کو بحال کیا جائیگا، اور سیلاب سے بچاؤ کی استعداد کو بڑھانے کیلئے اقدامات اٹھائے جائینگے، تاکہ مستقبل میں کسی جانی ومالی نقصان سے تحفظ حاصل ہو۔ پانی کی فراہمی و نکاسی کا ایک منصوبہ تیاری کی مراحل میں ہے، جو کہ تباہ شدہ بنیادی ڈھانچہ کے بقیہ حصے پر کام کرنے کیساتھ ضرورت کی بنیاد پر نیا ڈھانچہ فراہم کریگا۔

ذیلی حصہ 2: ذریعہ معاش کی بحالی (7 کروڑ 50 لاکھ امریکی ڈالرز)

یہ حصہ "مزدوری کی نقد اجرت" (کیش فار ورک) پروگرام کے ذریعے متاثرہ گاؤں میں ذریعہ معاش حاصل کرنے میں مدد فرام کریگا، یہ کام سوشل موبلائیزیشن پارٹنرز (SMP) کی معاونت سے کیا جائیگا۔ کیش فار ورک (CfW) پروگرامز عام طور پر سب سے زیادہ متاثرہ اور جسمانی ومعاشی طور پر کمزور طبقات کو مدد فراہم کرنے کیلئے ترتیب دیئے جاتے ہیں، تاکہ کمزور طبقات ایک سازگار ماحول میں کام اور مزدوری کرکے نقد آمدنی حاصل کرسکیں۔ اس طرح کی مدد لوگوں کو بنیادی ضروریاتِ زندگی (روٹی، کپڑا اور مکان وغیرہ) پوری کرنے کے قابل بناتی ہے، تاکہ وہ وہ قدرتی آفات کی تباہی کے دوران صفائی اور بحالی کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ کیش فار ورک کی سرگرمیاں غیر یا نیم ہنرمند افراد کو مقامی سطح پر چلنے ہوالے منصوبوں میں روزگار فراہم کرتی ہیں، جس میں بنیادی ڈھانچہ (کمیونٹی انفرااسٹرکچر) کی بحالی، آبپاشی نظام، ماحولیاتی نظام، ارضیاتی بحالی، مٹی کے تحفظ اور راستوں کی تعمیر و دیکھ بھال بھی شامل ہیں۔ کیش فار ورک پروگرام کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:

- غریب اور معاشی طور پر کمزور خاندانوں کو محدود پیمانے پر مزدوری کے ذریعے ذریعہ معاش و آمدنی میں مدد فراہم کرنا شامل ہے، تاکہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کو پورا کرسکیں۔
- مقامی سطح پر عوامی املاک، اثاثوں اور بنیادی ڈھانچہ کی تعمیر وبحالی شامل ہے، جس کے تحت ہنگامی وبنیادی خدمات کو پائیدار بنایا جائیگا، جیسا کہ صاف پانی کی فراہمی، نکاسی، راستے اور ماحولیاتی اثرات سے بچاؤ کے ڈھانچے۔ یہ سرگرمیاں ماحولیاتی خطرات سے نمٹنے میں مقامی آبادیوں کی استعداد کو مزید مضبوط بناتی ہیں۔

اس حصہ کے تحت درج ذیل سہہ رخی طریقہ کار سے مستحقین کو ترجیح دی جائیگی۔

- **شدید متاثرہ اضلاع، تعلقہ اور یونین کاؤنسلز:** حکومت سندھ کے اعداد و شمار کے مطابق یوسی و تعلقہ کیساتھ اضلاع کی ایک فہرست کو ترجیح دی جائیگی، تاکہ پہلے مرحلے (چھ ماہ) میں ذریعہ معاش کی بحالے میں مدد فراہم کی جائے۔ ایک علاقہ میں پروگرام مکمل ہونے کے بعد اسے دیگر علاقوں میں شروع کیا جائیگا۔
- **غریب و کمزور طبقات کی شناخت کیلئے نیشنل سوشیو اکنامک رجسٹری (NSER) ڈیٹابیس بروئے کار لاکر غریب سے غریب تر افراد کے نشاندہی۔** این ایس ای آر ڈیٹا ترجیحی علاقوں میں گاؤں یا محلے کی سطح پر غریب سے غریب تر افراد کی شناخت کیلئے استعمال کی جائیگی۔ جہاں ضرورت ہو، وہاں موجودہ گاؤں / محلہ کی سطح پر رجسٹری (حکومت سندھ کی تیار شدہ) کے ذریعے مستحقین کی اہلیت کو متعلقہ جانچ پڑتال کے حوالوں سے درج کیا جائیگا، یا پھر کیش فار ورک حصہ کے تحت تیار کیا جائیگا۔

- **گاؤں کی سطح پر خاندانی رجسٹریشن کو استعمال کر کے غیریب سے غریب تر افراد کی نشاندہی:** سندھ کے اکثر ضلاع (سندھو دریاء کے دائیں کنارے کے علاقاجات) حکومت سندھ کے یو سی سطح پر غربت کم کرنے کے منصوبہ سے استفادہ حاصل کر چکے ہیں، جس کے تحت یو سی سطح پر ڈیٹا بیس کو یکجا کر کے ہر گاؤں میں خوشحالی و دولت کی درجہ بندی کی گئی۔ اس رجسٹری / ڈیٹا بیس میں غریب تر اور کمزور خاندانوں کی نشاندہی انکی اپنی کمیونٹی کی جانب سے کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ ایس ایم پی کی مدد سے مقامی آبادیوں کی رائے معلوم کریگا، اور گاؤں / محلہ کی سطح پر سب سے زیادہ مستحق گھرانوں (این ایس ای آر اور خوشحالی و دولت کی درجہ بندی کے تحت تصدیق کے ذریعے) کی تصدیق کریگا۔

منصوبہ سے استفادہ حاصل کرنیوالی آبادیوں کیجانب سے مذکورہ طریقہ کار کے تحت شراکتی اہلیت سے متعلق معیاری تیاری اور تصدیق کی جائیگی، جس میں کمزور ترین طبقات یا خاندانوں کو ترجیح دی جائیگی۔ خواتین، عمر رسیدہ اور خصوصی افراد پر پورا دھیان دیا جائیگا، انہیں موقع دیا جائیگا کہ کام یا مزدوری میں حصہ لینے کیلئے اپنے طرف سے کسی بھی شخص کو منتخب کریں۔ گاؤں میں معمول کی صفائی ستھرائی، مزدوروں کیلئے کھانا بنانا، مچھر دانیوں اور رضائیاں وغیرہ بنانے جیسے مناسب کاموں میں خواتین کی کم سے کم 30 فیصد شرکت کو یقینی بنایا جائیگا۔

حصہ 3: قدرتی آفات سے نمٹنے کیلئے اداراتی صلاحیت میں اضافہ اور فنی معاونت (6 کروڑ 50 لاکھ امریکی ڈالر)

ذیلی حصہ 1-3: سندھ ایمرجنسی ریسکیو سروس کے دائرہ کار میں توسیع (4 کروڑ 50 لاکھ امریکی ڈالرز)۔ سندھ ایمرجنسی ریسکیو سروس (ریسکیو 1122) کو آپریشنل سرگرمیوں کیساتھ مئی 2022ء میں ایس آر پی کے تحت قائم کیا گیا، جو کہ سندھ کے شہریوں کو زندگیاں بچانے اور ہنگامی صورتحال میں حفاظت کی خدمات فراہم کر رہی ہے۔ یہ ادارہ فی الوقت مخصوص اضلاع کراچی، سجاول، ٹھٹہ، حیدرآباد، لاڑکانہ، دادو اور قمبر شہداد کوٹ میں خدمات انجام دے رہا ہے۔ جبکہ اس کا دائرہ کار سندھ فلڈ ایمرجنسی ریہیبلیٹیشن پروجیکٹ کے تحت آزادنہ اور خود مختار خدمات کی صورت میں دیگر اضلاع تک بڑھایا جائیگا، تا کہ سیلاب، آگ لگنے کی واقعات، زلزلہ اور سمندری طوفان سمیت ہنگامی حالات میں فوری اور وقت پر خدمات فراہم کی جاسکیں۔ سکھر، گھوٹکی، شکارپور، جیکب آباد، بدین اور جامشورو اضلاع کو ایس ایف ای آر پی کے تحت اس منصوبہ میں شامل کیا جائیگا، جو کے 2022ء کے سیلاب میں شدید متاثر ہوئے تھے۔

ذیلی حصہ 2-3: سیلاب سے نمٹنے کیلئے پیشگی تیاری (2 کروڑ امریکی ڈالرز)۔ یہ ذیلی حصہ متعلقہ اداروں میں تیاریوں کی استعداد میں اضافہ کریگا، تا کہ وہ قدرتی آفات سے نمٹنے، منصوبہ بندی اور انتظامات کیلئے بہتر طریقے سے رابطہ کاری کر سکیں۔ ممکنہ سرگرمیوں میں درج ذیل کام شامل ہیں۔

(الف) سندھ میں سرگرمیوں اور آپریشنل سطح پر اقدامات کے سلسلے میں منصوبہ کی تیاری۔ (ب) ایس آر پی کے تحت قائم کردہ ڈسیشن سپورٹ سسٹم (ڈی ایس ایس) کا دائرہ کار بڑھانہ، جس میں بارشوں کے سیلاب کیساتھ دریاہی سیلاب کو شامل کیا جائیگا۔ اور (ت) تجرباتی مشقوں کا اہتمام کیا جائیگا تا کہ ایس اوپیز اور منصوبوں کے مؤثر رہنے سے متعلق اندازہ کیا جاسکے۔ جس میں ہنگامی حالات میں لوگوں کا انخلا اور ابتدائی اقدامات میں پیشگی آگہی پھیلانہ اور فوری اقدامات کا نظام بھی شامل ہے۔ اس کیساتھ معذور افراد، ذریعہ معاش اور مختلف شعبہ جات تک رسائی یقینی بنا کر آبادی کی اسعداد و صلاحیت بڑھانے کی سرگرمیاں بھی اس کا حصہ ہیں۔

سیلاب کے اثرات کم کرنے کے اقدامات اس وقت مؤثر ثابت ہونگے، جب ان کے ڈزائین اور عملدرآمد میں اسٹرکچرل اور نان اسٹرکچرل مشترکہ اقدامات کا ٹھیک امتزاج ہو۔ جبکہ خطرات کا دو پہلوؤں میں جائزہ لیا جائیگا۔ (1) اسٹرکچرل اقدامات بڑے پیمانے پر سیلاب کے امکانات کو کم کر سکتے ہیں۔ (2) نان اسٹرکچرل اقدامات سیلاب کے اثرات و نتائج کو کم کر سکتے ہیں۔ مرکزی اسٹرکچرل اقدامات سیلابی پانی ذخیرہ کرنے سے متعلق ہیں۔ تالابوں میں سیلابی پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت نہ ہونے کی صورت میں سیلاب کو مندرجہ بالا سطح تک لانا ممکن نہیں سکے گا۔ یہ ذیلی حصہ طویل المدتی اسٹریٹیجک جائزہ (فزیبلٹی اسٹڈیز، سروے کیلئے مشاورتی خدمات، ماحولیاتی و سماجی جائزہ وغیرہ) میں معاونت فراہم کریگا، جو کہ سندھ میں بڑھتے ہوئے سیلاب کے اثرات کو کم کرنے کی سرگرمیوں کے بارے میں ہیں۔ یہ جائزہ و مطالعات خصوصی طور پر 2022ء کے سیلاب اور بارشوں کے مدنظر رکھتے ہوئے بنیادی ڈھانچہ میں دراڑوں اور شگاف کے بارے میں معلومات پر مشتمل ہونگے۔ مستقبل میں آنیوالے منصوبوں کی تیاری میں مدد فراہم کریں گے۔ خاص طور پر سیلابی انتظامات میں (1) سیلاب سے متعلق پیشگی اطلاع، اور (2) سیلاب میں ہنگامی اقدامات کے منصوبہ بندی (دونوں نان اسٹرکچرل اقدامات ہیں) شامل ہے۔ سیلاب سے متعلق پیشگی آگہی کا نظام سیلاب کو روکنے والے ڈیموں کی صلاحیت و کارکردگی میں کئی گناہ اضافہ کر سکتا ہے، جبکہ یہ نظام مذکورہ اقدامات میں مدد فراہم کریگا:

الف: آبی ذخائر میں کمی کے امکانات، جب آبی ذخائر تک سیلاب پہنچ جائے تو زیادہ سے زیادہ راستے دیئے جائیں۔

ب: سیلاب میں بیسن کے اندر پانی کے تمام ذخائر کی سرگرمیوں میں رابطہ کاری، تا کہ زیریں بہاؤ کو کم کرنے کا مقصد حاصل ہو سکے۔

ت: الارم سسٹم کا قیام، تا کہ ہنگامی اقدامات کے منصوبوں پر عمل یقینی بنایا جاسکے۔۔

حصہ 4- منصوبوں کے انتظامات اور عملدرآمد کی سرگرمیوں پر لاگت (ایک کروڑ امریکی ڈالرز)

یہ حصہ پروجیکٹ امپلیمنٹ یونٹ (PIU) اور حکومت سندھ کے محکمہ آبپاشی (SID) اور محکمہ برائے منصوبہ بندی (سابقہ ایس آر پی - پی ڈی ایم اے، پی آئی یو) کے تحت دیگر سرگرمیوں کیلئے مالی وسائل فراہم کرے گا، جس میں بشمول دیگر اشیاء منصوبہ کے انتظامات، حصول، پروکیورمینٹ، ٹھیکوں کے انتظامات، عوامی آگہی، معلومات جمع کرنا، مالیاتی انتظامات کی سرگرمیاں، فنی آڈٹ، تعمیراتی سرگرمیوں کی نگرانی، ماحولیاتی و سماجی معیار پر عملدرآمد کی نگرانی، سماجی شراکتداری کے اہداف پر عملدرآمد کی نگرانی، سرگرمیاں برائے مانیٹرنگ اینڈ ایوولیوشن (M&E) اور شکایتوں کے ازالہ کا نظام (GRM) شامل ہیں۔ ایم اینڈ ای میں دیگر چیزوں کیساتھ منصوبہ کی رپورٹس کی تیاری بشمول وسط مدتی اور حتمی رائے، ابتدائی مطالعہ اور آڈٹ (حسبِ ضرورت مالیاتی، فنی، ماحولیاتی اور سماجی) شامل ہیں۔ اس حصہ میں مالیاتی ساز وسامان (مناسب کرایہ یا بھاڑہ) خدمات اور پی آئی یوز کی موثر سرگرمیوں کیلئے مطلوبہ چھوٹے کام شامل ہیں، جیسا کہ گاڑیاں، معلومات کا تبادلہ اور رابطہ کاری کے آلات، (بشمول لیپ ٹاپس، پرنٹرز وغیرہ)، آفیس کا فرنیچر اور دیگر مواد، عمارت کا کرایہ اور مرمتی کام شامل ہیں۔

حصہ 5: اتفاقی ہنگامی حالات میں اقدامات

ناموافق فطری واقعات کی وجہ سے تباہی یا ہنگامی حالات جنم لیتے ہیں، اس لیئے حکومت سندھ امدادی کاموں اور تعمیرِنو میں معاونت کے طور پر منصوبہ جات کیلئے دوبارہ فنڈز مختص کرنے سے متعلق عالمی بینک کو درخواست دی سکتی ہے۔ یہ حصہ حکومت سندھ کو منصوبہ کے دیگر حصوں سے وسائل فراہم کرنے کیلئے عالمی بینک کو درخواست دینے کی اجازت دیتا ہے، جو کہ ہنگامی حالات سے نمٹنے اور اخراجات کی ادائگی جزوی مدد فراہم کریگی۔ یہ حصہ اضافی مالی معاونت کیلئے ایک آپشن کے طور پر استعمال کیا جاسکے گا، جو کہ اس قسم کی ہنگامی حالات کیلئے دستیاب ہونے چاہئیں۔

منصوبہ سے استفادہ حاصل کرنیوالے افراد

یہ منصوبہ کشمور، قمبر شہدادکوٹ، لاڑکانہ، دادو، سیہون، خیرپور ناتھن شاہ (کے این شاہ)، سانگھڑ، خیرپور میرس اور بدین سمیت صوبہ سندھ کے دیگر علاقوں میں عوام کو آبپاشی و نکاسی کا بہتر ڈھانچہ فراہم کریگا، اور مذکورہ بالا اضلاع یا علاقوں میں آبادیوں کو محفوظ بنایا جائیگا۔ یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ کھیرتھر کی پہاڑیوں میں بسنے والی تقریباً ایک کروڑ آبادی کو بارشوں کی سیلاب سے محفوظ بنایا جائیگا اور 3.77 ملین ایکڑ زرعی ایراضی کیساتھ سرکاری و نجی املاک، سڑکیں، پل اور ریلوے نیٹ ورک کا بھی تحفظ کیا جائیگا۔ ان ساری چیزوں کو ملک میں صنعت و تجارت اور کاروبار کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔

ای ایس ایم ایف کے اغراض و مقاصد

سندھ فلڈ ایمرجنسی ریہیبلیٹیشن پروجیکٹ (SFERP) کو عالمی بینک کی مالی معاونت حاصل ہے، جس کیلئے عالمی بینک کے ماحولیاتی و سماجی فریم ورک (ESF) پر عملدرآمد درکار ہے۔ ماحولیاتی و سماجی فریم ورک (ESMF) ای ایس ایس-1 کے تحت تیار شدہ ایسا دستاویز ہے، جو کہ ایک منصوبہ کیلئے طۓ شدہ سرگرمیوں کے ممکنہ خطرات اور اثرات کے جائزہ کا کام کرتا ہے، جہاں ذیلی منصوبوں اور کام کی جگھوں کا انتخاب نا ہوا ہو۔۔ ذیلی منصوبوں کے لیئے درست مقام / فوٹ پرنٹس کا انتخاب ابھی ہونا ہے، ایس ایف ای آر پی اس ای ایس ایم ایف دستاویز کے ذریعے ایک فریم ورک اپروچ کو اپناتا ہے اور بنیادی اصول، ضابطہ، رہنماء اصول اور طریقہ کار طے کرتا ہے، تاکہ منصوبہ کے اثرات کیساتھ ماحولیاتی و سماجی خطرات کا اندازہ لگایا جاسکے۔ یہ دستاویز ماحولیاتی و سماجی اثرات اور ممکنہ خطرات کو کم کرنے کے اقدامات اور منصوبہ بندی پر مشتمل ہے۔ جس میں اقدامات پر لاگت کا تخمینہ اور ان اداروں سے متعلق معلومات شامل ہے، جن کے اوپر خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت سے اثرات کم کرنے کے ذمیداری عائد ہوتی ہے۔

عالمی بینک کا معیار اور قوانین

قومی و صوبائی قوانین اور عالمی بینک کے ماحولیاتی و سماجی فریم ورک پر عملدرآمد یقینی بنانے کیلئے ایک تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے، جس میں مناسب ماحولیاتی پالیسیاں، قوانین، رہنما اصول اور اقدامات سمیت پاکستان اور حکومت سندھ کے قوانین کے بارے میں تجزیہ شامل ہے۔ ایس ایف ای آر پی سندھ انوائرنمینٹل پروٹیکشن ایکٹ 2014 اور سندھ انوائرنمینٹل اسٹینڈرڈز (SEQS) کیساتھ عالمی بینک کے ماحولیاتی و سماجی معیار (ESSs)، رہنما اصول اور ای ایس ایم ایف میں بیان کردہ متعلقہ ضوابط کی مکمل طور پاسداری کرتا ہے۔

ماحولیاتی اور سماجی بیس لائین (ابتدائی اعداد و شمار)

ماحولیاتی بیس لائین

صوبہ سندھ نیم حار (subtropical) خطہ میں واقع ہے۔ یہ گرمیوں کی موسم میں زیادہ گرم اور سردیوں میں ٹھنڈا رہتا ہے، سندھ کو ماحولیاتی لحاظ سے تین خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے: سیرو (شمالی خطہ، جس کا مرکز جیکب آباد ہے) وسطی یا وچولو (وسطی خطہ، جس کا مرکز حیدرآباد ہے) اور لاڑ (نشیبی خطہ، جس کا مرکز کراچی ہے)۔ صوبہ سندھ کو جغرافیائی رو سے چار مختلف حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: مغرب میں کھیر تھر، وسط میں سندھو دریاہ کا میدانی علاقہ،، مشرق اور جنوب مشرق میں ایک ریگستانی خطہ اور جنوب میں انڈس ڈیلٹا ہے۔

یونیسکو کیجانب سے کی گئی ماحولیاتی درجہ بندی کے مطابق اس خطہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ساحلی پٹی- ٹھٹہ کا جنوبی حصہ: حیدرآباد تا نوابشاہ کے ذریعے ٹھٹہ سے جنوبی حصہ: اور نوابشاہ سے جیکب آباد تک شمالی حصہ: یہاں اگست اور مئی کے درمیان حرارت عموماً 46 سینٹی گریڈ (115 فارن ہائیٹ) سے بڑھ جاتا ہے، جبکہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں کم سے کم درجہ حرارت 2 سینٹی گریڈ (36 فارن ہائیٹ) تک نیچے آجاتا ہے۔ سالانہ بارشوں کا تناسب 9 انچز (230 ملی میٹر) ہے، جبکہ بارشیں جون اور ستمبر مہینوں کے درمیان ہوتی ہیں۔ مون سون کی ہوائیں فروری کی وسط میں شمال مغرب سے آنا شروع ہوتی ہیں اور ستمبر کی آخر تک چلتی ہیں، جبکہ شمال سے سرد ہوائیں موسم سرما میں اکتوبر سے جنوری تک چلتی ہیں۔ سندھ عام طور پر دو مون سون کے درمیان آتا ہے۔ بحیرہ ہند سے جنوب مغربی مون سون اور شمال مشرقی یا دم توڑتا ہوا مون سون۔ ہمالیا کے پہاڑ ان ہواؤں کا رخ سندھ کیجانب موڑ کر خود کو دونوں کے اثرات سے بچا لیتے ہیں۔ سندھ میں سالانہ بارشوں کا تناسب 8-9 انچز (23-20 سینٹی میٹر یا 230-200 ملی میٹر) ہے۔ سال میں دو مرتبہ سندھو دریاہ میں طغیانی سے خطے میں بارشوں کی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ یہ طغیانی بہار اور موسم گرما میں ہمالیا کی برف پگھلنے اور مون سون کی بارشوں کے نتیجے میں آتی ہے۔ مذکورہ فطری ماحول میں کچھ عرصہ سے تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، جس کی وجہ دریائے سندھ پر ڈیموں اور بیراجوں کی تعمیر ہے۔ سندھ کے کچھ جنوب شرقی علاقوں میں 36 انچ (91 سینٹی میٹر اور 910 ملی میٹر) سے زیادہ بارشیں رکارڈ کی گئیں، کچھ شہروں میں تو غیر معمولی بارشیں ہوئی ہیں۔ سن 2005ء کے دوران حیدرآباد میں صرف 11 گھنٹوں میں 14.4 انچ (37 سینٹی میٹر اور 370 ملی میٹر) بارش ہوئی۔ پڈ عیدن (ضلعہ نوشہرو فیروز کا شہر) میں سن 2022ء کے دوران مون سون بارشیں 1722 ملی میٹر رکارڈ کی گئیں، یہ بارشیں پاکستان میں 2022 کی تاریخی سیلاب کا حصہ تھیں اور انہیں پاکستان میں موسمی شدت کے واقعات کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

مجوزہ منصوبہ کی سرگرمیاں وسطی درجہ کی آبادی علاقوں میں واقعہ ہیں، جہاں بڑے پیمانہ پر صنعتی یا کاروباری سرگرمیاں نہیں ہوتیں۔ کچے راستوں پر گاڑیوں کی آمدورفت گرد و غبار کا باعث بنتی ہے، جس کے مقامی آبادیوں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کثیر و مرکزی آبادیوں کے علاقوں میں گاڑیوں سے خارج ہونیوالا دھواں زہریلہ مواد، کاربن مونو آکسائیڈ، سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن آکسائیڈس کو فضا میں چھوڑتا ہے۔ زہریلی گیسز کا اس طرح اخراج مضافاتی علاقوں اور راستوں کی فضا کو متاثر کرتا ہے۔ بہرحال، قومی شاہراہوں اور دیگر بڑی سڑکوں کی نسبت مجوزہ منصوبہ کی سرگرمیوں کے علاقوں میں زہریلی گیسوں کا اخراج کم ہوتا ہے۔ گاڑیوں کے ہارن اور آٹو رکشہ کے سائیلنسرز متعلقہ علاقوں میں آواز کی آلودگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ شہر کے بیرونی علاقوں کے بارے میں کوئی ڈیٹا موجود نہیں، لیکن کاروباری سرگرمیاں کم ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کا کم استعمال ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ علاقے آواز کی آلودگی سے محفوظ ہیں۔

منصوبہ کے علاقی میں ہرے جنگلات (جہاں بڑی تعداد میں جڑی بوٹیاں اور پودے ہیں) کے لحاظ سے درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔ پیڑ پودے کمزور زمین یا برساتی میں اتار چڑھاؤ کیساتھ یہاں کے ماحولیاتی حالات کو اپنا لیتے ہیں۔ خطے کی زمین چکنی مٹی کی ہے، جبکہ مشرقی علاقہ سیلابی زمین پر مشتمل ہونے سے زبردست ہریالی برقرار رکھنے اور بڑھانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

منصوبہ کے علاقہ میں میمل یا دودھ دینے والے جانورں کی 8 نسلوں کیلئے پناہگاہ ہے، جس میں ایشیائی جیکال، انڈین لومڑی، دید لومڑی، شہد بیجر، سرمئی منگوز، چھوٹی انڈین منگوز، جھنگلی بلی اور بھارتی جھنگلی سوئر کی موجودگی رکارڈ کی گئی ہے۔ میمل جانورں کے سارے علاقے عام ہیں اور انہیں آئی یو سی این کی ریڈ لسٹ میں کم خدشات (ایل سی) کیٹیگری میں شامل کیا گیا ہے۔ پناہگاہوں میں چھوٹے پیمانہ پر دودھ دینے والے 13 چھوٹے جانوروں کی موجودگی عام ہے۔ انہیں بھی آئی یو سی این کی لسٹ میں کم خدشات کی کیٹگری میں رکھا گیا ہے۔ علاقے میں جائزہ کے دوران خشکی و پانی میں رہنے والے دو جانوروں کیساتھ 21 رینگنے والے جانورں کی نسلوں کو رکارڈ کیا گیا ہے۔

کوہستان کا پہاڑی سلسلہ کھیر تھر پہاڑی سے منسلک ہے، جو کے ملک کا سب سے بڑا پہاڑی سلسلہ ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ وسطی۔مشرقی بلوچستان میں مولاندی سے 190 میل (300 کلومیٹرز) کی جنوب اور عربی سمندر پر کراچی کے مبارک ولیج کے نزدیک کیمپ مونزے (مواری) تک پھیلا ہوا ہے۔ کھیر تھر نیشنل پارک ضلعہ دادو سے جامشورو کی جابلو پہاڑیوں تک پھیلا ہوا ہے۔

کھیر تھر نیشنل پارک سندھ کے ضلعہ دادو اور جامشورو میں کھیر تھر پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ سن 1974ء میں اس پارک قائم ہوا اور 3087 کلومیٹرز اسکائر ایراضی تک پھیلا ہوا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں ہنگول نیشنل پارک کے بعد کھیر تھر نیشنل پارک کو سب سے بڑا پارک قرار دیا گیا۔ کھیر تھر نیشنل پارک کراچی کے شمال میں 80 کلومیٹرز کے فاصلہ پر ضلعہ دادو اور ملیر کے حدود میں آتا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر کرچات کراچی سے 160 کلومیٹرز کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کھیر تھر نیشنل پارک پاکستان کا دوسرا سب سے بڑا پارک ہے۔ کھیر تھر نیشنل پارک میں سیلاب کو کنٹرول کرنیوالے 11 چھوٹے ڈیمز تجویز کیئے گئے ہیں۔ لیکن یہ منصوبے جنگلی حیات و جانوروں کیلئے مرکز قرار دیئے گئے علاقوں (کرچات اور کھار) سے بہت دور ہیں۔

سماجی بیس لائین

سندھ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا دوسرا بڑا صوبہ ہے۔ سن 2017ء کی مردم شماری کے دوران سندھ میں 38842 سینسز بلاکس کو گنتی میں شامل کیا گیا، جس کے مطابق سندھ کی آبادی 4 کروڑ 78 لاکھ 89 ہزار ہے، جبکہ 85 لاکھ 90 ہزار خانداںون کو درج کیا گیا ہے۔ اوسط دیہی آبادی 2 کروڑ 30 لاکھ افراد اور 42 لاکھ کنبوں پر مشتمل ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا گھر صوبہ کے 83 تعلقوں میں آتے ہیں۔ سندھ کے مجموعی طور پر 134 تعلقہ ہیں، جن میں سے 83 دیہی اور 51 شہری تعلقے شامل ہیں۔

دیہی علاقوں کی اوسط آبادی اور تعلقہ سطح پر کنبوں کی تعداد بالترتیب 277، 108 اور 50، 602 ہے۔ صوبہ میں آبادی کی اکثریت اور فی کلومیٹر اسکوائر پر آبادی کے تناسب سے ایک کلومیٹر اسکوائر پر 339 افراد رہتے ہیں۔ یہ تعداد 1981ء میں رپورٹ ہونیوالے فی کلومیٹر اسکوائر پر 135 اور 1998ء میں فی کلومیٹر اسکوائر پر 213 افراد کے تناسب سے زیادہ ہے۔

سندھ کو پاکستان کا معاشی حب ہے۔ سندھ کے شہر تاریخی لحاظ سے خطہ میں صنعت و تجارت کیلئے مرکزی حیثیت کے حامل ہیں۔ سندھ میں قدرتی وسائل کیساتھ بڑھتی ہوئی صنعتی بنیادیں موجود ہیں۔ جبکہ نسبتاً ترقی یافتہ بنیادی ڈھانچہ، انسانی وسائل، 2 بڑی بندر گاہیں، فعال مواصلاتی نیٹ ورک اور جدید ترین مالیاتی و خدمات کے شعبہ جات اور قدرتی وسائل موجود ہیں۔ سندھ کی ساحلی پٹی کا تقریباً 350 کلومیٹرز پر مشتمل ہے، جو کہ مینگرووز کے گھنے جنگلات اور زبردستی پیداواری وسائل سے مالا مال ہے۔ پاکستان سے آدھی سے زیادی مچھلی سندھ سے بیرون ممالک بھیجی جاتی ہے۔ سندھ کا جنوب مشرقی حصہ صوبہ کا غریب ترین خطہ ہے۔ دوسری جانب، وسطی سندھ نسبتاً کم غریب ہے، جبکہ جنوبی مغربی خطہ سب سے کم غریب ہے۔

متعلقہ فریقین کی شرکت اور آگہی

منصوبہ کیلئے اسٹیک ہولڈرز انگیجمینٹ پلان (SEP) تیار کیا گیا ہے۔ یہ پلان منصوبہ کے اسٹیک ہولڈرز یا متعلقہ فریقین کی نشاندہی کیساتھ سرگرمیوں پر توجہ مرکوز رکھتا ہے، جبکہ شراکتی و بامعنی مشاورت سمیت معلومات کے تبادلہ کے تصور سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔ یہ حتمی دستاویز نہیں اور کہیں بھی ضرورت پڑنے پر منصوبہ کے ذریعے بہتری لائی جائیگی، جبکہ یہ بہتری نئے اسٹیک ہولڈرز، انتظامی طریقہ کار اور منصوبہ کی بدلتی ہوئی ضروریات کو شامل کرنے کیلئے ہوگی۔ منصوبہ کی تیاری کے مرحلہ میں متعلقہ فریقین سے مشاورت کی جائیگی، جس میں متعلقہ حکومتی شعبہ جات بشمول ضلعہ سطح پر عملہ، این جی اوز، سی ایس اوز، نجی کمپنیوں اور تھنک ٹینکس سے نمائندگان کو شامل کیا گیا ہے۔

ماحولیاتی وسماجی اثرات اور اثرات کم کرنے کے اقدامات

ابتدائی تجزیہ کے مطابق منصوبہ کی تعمیر اور اس پر عملدرآمد کے مراحل میں ماحولیاتی و سماجی منفی اثرات موقع ہیں۔ بیشتر ماحولیاتی اثرات عارضی ہونگے، جن کو آسانی سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اثرات کم کرنیوالے تمام اقدامات ہمہ وقت دستیاب ہونگے۔

- ڈزائین اور تعمیراتی مرحلے کے دوران جو اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، ان میں زمینی آلودگی، آواز کی آلودگی، کوڑہ کرکٹ، ٹریفک اور روڈ سیفٹی، تعمیرات کیمپ سے آلودہ پانی کا اخراج، صحت عامہ اور تحفظ، عوامی مقامات پر اثرات، سماجی طور پر برادری نکالنے اور ذریعہ معاش (کیش فار ورک) شامل ہیں۔ جبکہ زمین کا حصول اور غیر رضاکارانہ طور بحالی یا آبادکاری، عملہ کی صحت و تحفظ، ماحولیاتی نظام میں خلل، وبائی امراض اور آبادی کیساتھ،، مفید سرگرمیوں کی کمی، باہر سے مزدوروں کی آمد، جینڈر بیسڈ وایولینس / جنسی طور استحصال اور تشدد کرنا / جنسی طور پر ہراسانی کی وجہ سے منفی اثرات مرتب ہونے کے امکانات ہیں۔ کیش فار ورک سے وابسطہ خطرات، جبری مشقت اور بچوں سے مزدوری کرانہ، کام کے دوران غیر معمولی طبعی اور ثقافتی آثار ظاہر ہونے کے امکانات،، متاثرہ روڈ نیٹورک کی بحالی و تعمیر اور گاؤں کی سطح پر سڑکوں کی پلوں کی تعمیر بھی شامل ہے۔

- عملدرآمد کے مرحلہ میں جو اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے، ان میں ادارے کی صلاحیت اور منصوبوں کی پائیداریت شامل ہے۔

منصوبہ کے ہر اثر سے کو کرم کرنے کیلئے وسیع اقدامات تجویز کیئے گئے ہیں۔ جبکہ شناخت شدہ خطرات اور ان کے اثرات کم کرنے کیلئے اقدامات مجوزہ منصوبہ کی سرگرمیوں سے متعلق ماحولیاتی وسماجی دستاویز(ESIA/ IEE/ ESMP/ Checklist) کی تیاری میں رہنمائی کریں گے۔

ماحولیاتی وسماجی فریم ورک پر عملدرآمد

جیسا کہ انفرادی سرگرمیوں کے لیئے درست مقام کا ابھی انتخاب ہونا ہے۔، اس لیئے فریم ورک کا طریقہ کار اپنا کر موجودہ ماحولیاتی وسماجی تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت ہر منصوبہ کی جانچ پڑتال کی جائیگی، تاکہ ماحولیاتی وسماجی اثرات کی نوعیت کا اندازہ کیا جاسکے۔ ابتدائی جائزہ سے حاصل شدہ نتائج متعلقہ ماحولیاتی وسماجی دستاویزوں کی تیاری اور انتخاب میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

منصوبہ کی ماحوالیاتی وسماجی حکام کیجانب سے درج ذیل طریقہ کار پر عملدرآمد کیا جائیگا۔

1. ہر ذیلی منصوبہ کی ابتدائی ماحولیاتی وسماجی معلومات جمع کرنا، جس میں طبعی، حیاتیاتی، سماجی معاشی ڈیٹا شامل ہوگی۔
2. ضمیمہ الف: ابتدائی ماحولیاتی وسماجی جائزہ کی چیک لسٹ کے مطابق ذیلی منصوبہ کی ماحولیاتی وسماجی درجہ بندی اور ابتدائی جائزہ۔
3. معلومات کو عوام تک پہنچانا اور متعلقہ فریقین سے مشاورت
4. ہر منصوبہ کیلئے ماحولیاتی وسماجی اثرات کا جائزہ(ESIA) یا ماحولیاتی وسماجی انتظامات کے پلان(ESMP) کی تیاری، جس میں خطرات، اثرات کو کم کرنے کے اقدامات، دیگر ماحولیاتی وسماجی دستاویز اور انتظامات کی ابتدائی بجٹ شامل ہے۔
5. عالمی بینک سے ماحولیاتی وسماجی اثرات کے جائز اور انتظامی پلان کی منظوری اور عالمی بینک سمیت عملدرآمد کرنیوالی دونوں اداروں کیجانب سے ان دستاویزات کا عام کرنا۔
6. ٹھیکیداروں کیساتھ معاہدہ اور ٹھیکے کے دستاویزات میں ای ایس آئی اے یا ای ایس ایم پی اور دیگر ماحولیاتی وسماجی دستاویز شامل ہونگے۔
7. عملدرآمد کرنیوالی ادارے / ٹھیکیداروں کیجانب سے ای ایس آئی اے یا ای ایس ایم پی اور دیگر ماحولیاتی وسماجی دستاویزات پر عملدرآمد کرنا
8. ماحولیاتی وسماجی دستاویزات پر عملدرآمد کی نگرانی

ادارتی ونگرانی کے انتظامات

محکمہ آبپاشی سندھ (SID)، محکمہ ترقی ومنصوبہ بندی(P&DD)، حکومت سندھ کے سندھ فلڈ ایمرجنسی ریہیبلیٹیشن پروجیکٹ(SFERP) میں قائم پی آئی یوز کیجانب سے منصوبہ کی سرگرمیوں پر عملدرآمد کیا جائیگا، جو کہ رپورٹنگ، مانیٹرنگ اینڈ ایوولیوشن، سماجی وماحولیاتی انتظام، پروکیورمینٹ، مالیاتی انتظامکاری، آڈٹ اور ادائگیوں تک محدود نہیں ہونگی، اس کیساتھ متعلقہ اداروں اور عالمی بینک سے رابطہ کاری بھی اس میں شامل ہے۔ دو مکمل پروجیکٹ امپلیمینٹیشن یونٹ(PIUs) سندھ فلڈ ایمرجنسی ریہیبلیٹیشن یونٹ میں قائم کیئے جائیں گے۔ جن کی سربراہی پروجیکٹ ڈائریکٹرز(PD) کریں گے، جو کہ سینیئر سرکاری افسر ہونگے۔ پروجیکٹ ڈائریکٹر کو پی آئی ویز میں بقیہ عملہ مقرر کریگا۔ جن میں پروکیورمینٹ، سماجی وماحولیاتی انتظام، جینڈر، سیکورٹی، کمیونیکیشن، تعلیم اور مالیاتی انتظامی امور کے ماہرین شامل ہونگے۔ پی آئی یوز کو فنی معاملات پر ایک ڈزائیننگ اینڈ سپرویژن کنسلٹنگ فرم کیجانب سے مدد کی جائیگی، اس کیساتھ انفرادی کنسلٹنٹس بھی مدد فراہم کریں گے، خصوصی طور پر ابتدائی مرحلہ سے پی آئی یو کے قیام تک۔ ایک پروجیکٹ اسٹیئرنگ کمیٹی کی سربراہی پلاننگ اینڈ ڈولپمینٹ بورڈ کے چیئرمین کریں گے، جو کہ مجموعی طور پر رابطہ کاری اور منصوبہ پر عملدرآمد کی نگرانی اور منصوبہ کے مالی اخراجات کی اسکیمز کی منظوری دیگا۔ مجوزہ منصوبہ کی سرگرمیوں پر عملدرآمد کیلئے عملدرآمد کمیٹی (IC) تشکیل دی جائیگی۔۔ یہ عملدرآمد کمیٹی اس حصہ میں منصوبہ کی سرگرمیوں کیلئے تنظیم سازی اور رابطہ کاری کی ذمیداری ادا کریگی، جبکہ کمیٹی کیجانب سے تعمیراتی کام سے وابسطہ محکموں کے درمیان رابطہ کاری وتعاون میں سہولتکاری کی جائیگی۔ عملدرآمد کمیٹی کی سربراہی سندھ فلڈری ہیبلیٹیشن پروجیکٹ کریگا اور اس میں منصوبہ سے متعلقہ محکموں کی نمائندگی شامل کی جائیگی۔ آئی سی میں شامل ہر محکمہ منصوبہ کی وقت پر تیاری اور عملدرآمد کیلئے فنی وادارتی مدد فراہم کرنے کے پابند ہوگی۔

ٹھیکیداروں کو تعمیراتی کام شروع کرنے سے قبل اس ای ایس ایم ایف کے مطابق ماحولیاتی وسماجی دستاویزات تیار کریں گے۔ جس میں درج ذیل دستاویزات شامل ہونگے:

- کوڑہ کرکٹ کے انتظامات کا پلان
- ٹریفک انتظامات کا پلان
- ملازمین کی صحت وتحفظ کا پلان طبعی اور ثقافتی وسائل کے انتظامات کا پلان

پی آئی یوز اپنے ماہرین اور فیلڈ عملے کے ذریعے ای ایس ایم ایف پر عملدرآمد کی تسلسل سے نگرانی کریں گے۔ جبکہ اس کی بھی نگرانی کی جائیگی کہ آیا اس ای ایس ایم ایف دستاویز میں شامل تجاویز پر عملدرآمد ہوا۔ علاوہ ازیں اثرات کی نگرانی شامل ہے تاکہ ماحولیاتی وسماجی اثرات کی موجودگی سمیت ان کے شدت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

تعمیراتی کام کی نگرانی کیلئے کنسلٹنٹس کو منصوبہ تجویز کرنیوالوں کیجانب سے مقرر کیا جائیگا، جن کی ذمیداریوں میں منصوبہ کیلئے کام کے دوران ای ایس ایم پی کی روزانہ بنیاد پر پی آئی یوز کیجانب سے نگرانی بھی شامل ہے، اور یہ نگرانی منصوبہ کے ذیلی منصوبوں کی تعمیر کے دوران کی جائیگی۔ اس کیساتھ وقت بوقت رپورٹس بھی جمع کرائیں گے۔ عملدرآمد کمیٹی کو منصوبہ کے ماحولیاتی وسماجی پہلوؤں کے حوالے سے مندرجہ ذیل ذمیداریاں دی گئی ہیں۔

- ٹھیکیدار کیجانب سے ماحولیاتی وسماجی انتظامات پر عملدرآمد سے متعلق تیار شدہ دستاویزات کا جائزہ
- ٹھیکیدار کیجانب سے تعمیراتی کاموں کے دوران ای ایس ایم پی پر عملدرامد کی روزانہ نگرانی۔ کنسلٹنٹس مندرجہ ذیل عہدوں پر مقرریوں کے پابند ہونگے۔

الف) ماحولیاتی ماہر

ب) ایکولاجسٹ

ت) سماجی اور آبادکاری کا ماہر

ث) ملازمیں کی صحت وتحفظ کا ماہر

شکایات کے ازالہ کا طریقہ کار

اس منصوبہ میں عملدرآمد کرنیوالے اداروں کیلئے شکایتوں کے ازالہ کا سہہ رخی طریقہ کار بنایا گیا ہے، تاکہ منصوبہ سے متاثر ہونیوالی فریقین کے خدشات کا ازالہ کرنے کیں مدد حاصل ہو۔ یہ شکایات منصوبہ کی ماحولیاتی، سماجی اور صنفی کارکردگی کے حوالے سے ہوسکتی ہیں۔ اس قسم کا طریقہ کار عملدرآمد کرنیوالوں اور فائدہ لینے والوں کے درمیان اعتماد کی فضا پیدا کرنے میں کردار ادا کرتا ہے۔ جبکہ منصوبہ کی وجہ سے اختلافات، تصادم، کشیدگی اور بے چینی کی روکتھام میں مدد فراہم کرسکے گا۔ شکایات کے ازالہ کا یہ طریقہ کار اس طرح قائم کیا گیا ہے، کہ منصوبہ سے منسلک تمام فریقین کو رسائی حاصل ہوگی اور یہ طریقہ کار سماجی وثقافتی طور سب کیلئے قابل قبول ہوگا۔

عبوری بجیٹ

ایک عبوری بجیٹ مختلف اخراجات کے مد میں تجویز کی گئی ہے۔ جبکہ ماحولیاتی وسماجی تحفظ کے انتظامات پر عملدرآمد کیلئے بجٹ کا تخمینہ 212 ملین روپے لگایا گیا ہے۔